بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان حسرت موہانی

حصہ پنجم

یعنی حضرت موہانی کی تقریباً وہ کل غزلیں جو [illegible]
اور قید فرنگ ثالث کے درمیانی عہد میں بعض بحالت
نظربندی بمقام لکھنؤ [illegible] اور بعض
بحالت آزادی بمقام علی گڑھ
لکھنؤ [illegible]
تصنیف کی گئیں
([illegible])

مرتبہ بیگم حسرت موہانی

جسکو [illegible]

الناظر پریس واقع لکھنؤ میں چھپا

اور بیگم حسرت نے [illegible] شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

قید فرنگ ثانی (۱۹۱۶ء تا ۱۹۱۸ء) کے دور آخر کی غزلوں کا مجموعہ دیوان حسرت حصہ چہارم کے نام سے کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ اس حصے میں ۱۰ اپریل ۱۹۱۸ء تک کی کل غزلیں درج ہیں۔ حصۂ چہارم کی اشاعت کے بعد فقیر کو صرف ایک ہفتہ میرٹھ جیل میں اور رہنا پڑا۔ ازاں بعد دو سال یعنی قید کے ختم ہونے تک ایک قسم کی نیم نظربندی اور نیم آزادی کا ششماہی زمانہ مقام کھٹور (ضلع میرٹھ) میں اور موہان میں بسر ہوا۔ دسمبر ۱۹۱۹ء میں اس نیم نظربندی سے بھی خدا خدا کر کے نجات ہوئی تو ۱۹۲۰ء اور نصف اول ۱۹۲۱ء علیگڑھ میں اور نصف آخر ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۲ء کانپور میں گزارنے کے بعد اپریل ۱۹۲۲ء میں "قید فرنگ ثالث" کا سامنا ہوا۔

اس "قید ثالث" کے زمانہ کی غزلیں ناظرین کو حصہ ششم، ہفتم و ہشتم میں ملیں گی۔ حصۂ زیر نظر یعنی حصۂ پنجم میں بقیہ یک ہفتہ قید، ششماہی نیم نظربندی اور دو سالہ زمانۂ آزادی کی غزلیں شائع کی جاتی ہیں۔ زمانۂ مذکور میں سیاسی مشاغل کی غیر معمولی کثرت کو غزلوں کی قلت تعداد کا ذمہ دار سمجھنا چاہیئے۔ واضح رہے کہ فقیر نے یہ کل اور ان کے علاوہ اور بھی متعدد غزلیں اکتوبر ۱۹۲۲ء میں مرتب کر کے سابرمتی جیل سے بدشواریِ تمام کسی نہ کسی طرح پر کارکنانِ سنٹرل خلافت کمیٹی کو بغرض اشاعت بھجوا دی تھیں مگر اب معلوم ہوا کہ انھوں نے از راہِ کمال قدردانی اشاعت کے بجائے اُن کو خدا جانے کہاں گم کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مجبوراً جو کچھ دوبارہ فراہم ہو سکا یا یاد آ سکا اس حصے میں درج کر دیا گیا۔ جو کچھ رہ گیا اس کے لئے مشتاقانِ سخن کارکنانِ خلافت کو دعائے خیر سے یاد کریں۔ فقط

فقیر حسرت موہانی

۲۶ نومبر ۱۹۲۳ء مقام سنٹرل جیل یروڈا پونا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۳۳۳۴۳۳

ردیف الف

۱۶ ۳

دیکھنے کو آئے ہیں کوٹھے پہ وہ کالی گھٹا
جھومتی پھرتی ہے کیا کیا ہو کے متوالی گھٹا

آئی تھی ابر نژند غم ہو کے سو ہجر یار میں
خوب رو رو کر دل اپنا کر چلی خالی گھٹا

بندۂ غم اُن کے بیفکر دو عالم ہو گئے
سب غلط سمجھے کہ عیش فارغ البالی گھٹا

بار بار آتی ہے گھر گھر کر جو قیصر یار پر
بنگئی ہے کیا کسی کی چاہنے والی گھٹا

تو بھی حسرت کی خبر آئی تھی کاہے کو کبھی
اسقدر کالی گھٹا اس درجہ متوالی گھٹا

خانقہ سے تا در پیر مغاں لیجائے گا
دل کہاں سے مجھکو لایا ہے کہاں لیجائیگا

اتنو فرقت میں تڑپنا بھی نہیں ممکن کہ تو
میری تاثیر محبت پر گماں لیجائیگا

عاشقوں کے ہونگے راہ یار میں کیا کیا ہجوم
شوق جنکو کاروان در کارواں لیجائیگا

جس قدر چاہیں چھپا کر دل کو ہم بیٹھیں مگر
جب وہ آئیگا تو اک دن ناگہاں لیجائیگا

ہم ضعیفان محبت کا پہونچنا تھا محال
منزل مقصود تک وہ نوجواں لیجائیگا

الہی ہو گی میرے ضبط شوق کی ہمدم عیاں
جب سنا کر خود مجھے وہ جان جاں لیجائیگا

آنکی محفل میں جسے لیجائے گا بخت رسا
کامیاب و کامران و شادماں لیجائیگا

عشق نقد دل کے بدلے حسن کے بازار سے
منفعت آزار درد کی جنس گراں لیجائیگا

رائگاں حسرت نہ جائیگا مرا مشت غبار
کچھ زمیں لیجائیگی کچھ آسماں لیجائے گا

عشق اُن کے ماہ صورت اک نور تام نکلا
گویا سحاب شب سے ماہ تمام نکلا

عشاق منتظر کو یہ صبح نو مبارک
خورشید اک نرالا پردے سے بام نکلا

محروم اک ہمیں ہیں اسے مقصدِ تمنا — دنیا میں ورنہ کس کا تجھ سے نہ کام نکلا
کس درجہ جاں فزا تھا نظارہ بزمِ مے کا — جب بعدِ صبح مینا خورشید جام نکلا

وصلِ بتاں کی خواہش خود تو عوام ٹھہری
حسرت خیالِ خوباں سودائے خام نکلا

خطبۂ لیگ ہے کفارہ گنہگاری کا — اب ہمیں شکوہ نہیں ڈاکٹر انصاری کا
کاش سمجھیں اسے اربابِ حکومت کہ نہیں — دخل اس پردۂ صدق میں غداری کا
خود ہی انصاف سے کہیے کہ اٹھا رکھا ہے — آپ نے کوئی دقیقہ بھی دلآزاری کا
اُنکی مجبوریٔ مظلوم سے ڈر ہے کہ جنھیں — ادعا آج بھی باقی ہے وفاداری کا

حسرت اس خطبے پہ تلملائے تھے کیوں اہلِ غرض
رازِ مخفی نہ رہا اُن کی ریاکاری کا

شکوۂ غم ترے حضور کیا — ہم نے بیشک بڑا قصور کیا
دردِ دل کو تری تمنا نے — خوب سرمایۂ سرور کیا
نازِ خوباں نے عاشقوں کے سوا — عارفوں کو بھی ناصبور کیا
یہ بھی اک چھیڑ ہے کہ قدرت نے — تم کو خود بیں ہمیں غیور کیا
نورِ ارض و سما کو ناز یہ ہے — کہ تری شکل میں ظہور کیا

آپ نے کیا کیا کہ حسرت سے
نہ ملے حسن کا غرور کیا

انھیں بیوفائی کا شکوہ نہ ہوتا — خفا ہم نہ ہوتے تو اچھا نہ ہوتا؟
حسینوں میں قدر اپنی کاہے کو ہوتی — دلِ زار اگر تجھ پہ شیدا نہ ہوتا
ہرے ہو گئے زخم سب آرزو کے — گلی میں تری کاش جانا نہ ہوتا
بگڑ کر دو دشنے وہ سن کر بگڑتے — نہ خود درد سہتے ہم کو کیا کیا نہ ہوتا

خفا کب ہو تم اُن سے ہوتے تو حسرت
جدائی کا اس درجہ صدمہ نہ ہوتا

کبھی کی تھی جواب دوا کیجیے گا
مرے دیکھیے بے نیازی کو سنکر
وہ شوخی سے کہتے ہیں کہیے تو مطلب
تغافل میں شانِ جفا پھر ہے شاید
رقیبوں سے کبتک نہ ملیے گا صاحب
وہ کہنا ترا یاد ہے وقتِ رخصت

[illegible]

مجھے پوچھکر آپ کیا کیجیے گا
ہنسے وہ کہ "پھر التجا کیجیے گا"
اشاروں میں کبتک ادا کیجیے گا
محبت کی پھر ابتدا کیجیے گا
کہاں تک ہمارا کہا کیجیے گا؟
"کبھی خط بھی ہمکو لکھا کیجیے گا؟"

جوانی میں عشقِ بتاں بس ہے حسرت
بڑھاپے میں یادِ خدا کیجیے گا

کفیل تھا کرمِ حق جو میگساروں کا
اُدھر تو آپکے الطاف بیکراں کی وہ دھوم
غرورِ حسن سے فرصت انھیں کہاں جو کبھی
نہ کر زبان کو آلودۂ شکایتِ دوست

[illegible]

ہجوم ہے لبِ کوثر گناہگاروں کا
اِدھر یہ حال محبت کے دلفگاروں کا
سنیں وہ غور سے حال اپنے خاکساروں کا
گدائے عزیز یہ شیوہ ہے خاکساروں کا

اثر جو لغمۂ حسرت میں ہے وہ اور کہاں
کلام دیکھ لیا سن لیا ہزاروں کا

رنگ تیری شفق جمالی کا
لاابالی مزاج یار کو غم
بزمِ ساقی میں دیدنی ہے سماں
آئینہ ہے تبسمِ لبِ دوست
بگڑیں ہم بھی جو ہو لحاظ انھیں

[illegible]

اک نمونہ ہے بے مثالی کا
کیوں ہو میری شکستہ حالی کا
خُم لبریز و جام خالی کا
حسنِ خوباں کی بے ملالی کا
کچھ بھی اس خطرۂ خیالی کا

یہ کیا ستم ہے کہ رہتا ہے ہر گھڑی مجمع ∴ تری گلی میں تمنا کے شرمساروں کا

اُس جفا کا ذکر کہاں پہونچا
ذکر اپنی خراب حالی کا

کچھ تو کر پاس بے وفا دشمن
لب حسرت کی بے سوالی کا

ردیف "ک"

ماتم ہو نہ کیوں بھارت میں بپا دنیا سے سدھارے آج تلک
بلونت تلک مہراج تلک آزادوں کے سرتاج تلک

جب تک وہ رہے دنیا میں رہا ہم سب کے دلوں پر زور انکا
اب رہ کے بہشت میں [illegible] حوروں پہ کرینگے راج تلک

ہر ہندو کا مضبوط ہے جی گیتا کی یہ بات ہے دل میں لکھی
آخر میں جو خود بھی کہتا ہے پھر آئینگے مہراج تلک

یہ پوری غزل آریہ گزٹ کانپور میں چھپ چکی ہے۔ مجھکو اسوقت اس کے باقی شعر یاد نہیں آسکتے۔

ردیف "م"

سیہ کار تھے با صفا ہو گئے ہم
ترے عشق میں کیا سے کیا ہو گئے ہم

نہ جانا کہ شوق اور بھڑکے گا میرا
وہ سمجھے کہ اس سے جدا ہو گئے ہم

دم واپسیں آئے پرسش کو ناحق
بس اب جاؤ تم سے خفا ہو گئے ہم

ہوئے محو کس کی تمنا میں ایسے
کہ مستغنی ما سوا ہو گئے ہم

انھیں رنج اب کیوں ہوا ہم تو خوش ہیں
کہ مر کر شہید وفا ہو گئے ہم

جب اُن سے ادب نے نہ کچھ منہ سے مانگا
تو اک پیکر التجا ہو گئے ہم

تری فکر کا مبتلا ہو گیا دل
مگر قید غم سے رہا ہو گئے ہم

۱۲ جون سنہ ۱۹۱۲ء [illegible]

فنا ہو کے راہ محبت میں حسرت
سزاوار خلد بقا ہو گئے ہم

ردیف "نون"

پیشِ نظر جو وہ قمرِ خانگی نہیں
یہ جوشِ انتظار ہے دیوانگی نہیں

محفل میں دل کا حال چھپے کیا کہ شوق کو
اس ناز میں سے قدرتِ بیگانگی نہیں

بڑھ جائے گا غرور کچھ اور آنکھ روبرو
اظہارِ حالِ دل کوئی فرزانگی نہیں

غمہائے دہر سے جو بری ہو وہی ہے مرد
حزنِ دہر اس سے شیوۂ مردانگی نہیں

دیکھو کبھی تو آ کے مجھے نیم جاں کہ تمھیں
اتنا بھی کیا سلیقۂ جانانگی نہیں

ذوقِ شراب کیوں ہو مجھے چشمِ یار میں
پیمانگی نہیں ہے کہ میخانگی نہیں

[illegible]

تم سے گدا کو اُس شہِ خوباں کی آرزو
حسرت یہ اور کیا ہے جو دیوانگی نہیں

عشق میں جذب کیا اثر بھی نہیں
مر مٹے ہم انھیں خبر بھی نہیں

نہ ملے گر ملا نہ سرِّ طور
کیا تری خاکِ رہگذر بھی نہیں

سخت یوں ہی تھی منزلِ غمِ عشق
پھر کوئی دل کا ہم سفر بھی نہیں

چل چکا آپ کا فریبِ وفا
اب میں اس درجہ بے خبر بھی نہیں

ہم کو اب شوقِ سے کہاں لیکن
مفت مل جائے تو [illegible] بھی نہیں

بیدلی میں فغانِ شام تو کیا
صورتِ آہ گر یہ سحر بھی نہیں

[illegible]

بادہ نوشی میں ہیچ تو ہے حسرت
نفع شاید نہ ہو ضرر بھی نہیں

اے دل اُن کو وفا کی خو ہی نہیں
درخورِ لطف یا کہ تو ہی نہیں

عشق سے مل کے عقلِ حیراں کا
اب وہ اندازِ گفتگو ہی نہیں

حسن ہے بے نیازِ عشق و ہوس
ہم بھی ناکام ہیں عدو ہی نہیں

کوئے جاناں میں کھو کے بیٹھ رہے
اب ہمیں دل کی جستجو ہی نہیں

کثرتِ شوق سے ہمیں گویا
حسرت اب کوئی آرزو ہی نہیں

روح کو محوِ جمالِ رخِ جاناں کر لیں
ہم اگر چاہیں تو زنداں کو گلستاں کر لیں

اُن کو لکھیں جو خطِ شوق تو اربابِ وفا
نقشِ اخلاص کو زیبائشِ عنواں کر لیں

رنج راحت ہے، اگر حسب تقاضائے مراد
اہلِ تسلیم ترے درد کو درماں کر لیں

اہلِ ظاہر سے بچا نا ہو تو لازم ہے کہ ہم
پردۂ جاں میں ترے شوق کو پنہاں کر لیں

کیا کریں اسکے سوا تیرے تغافل کا علاج
کہ دلِ زار کو گر دیدۂ حیراں کر لیں

جان دینا ہے تو کر دیں ترے قدموں پہ نثار
کام مشکل ہے تو مشکل کو ہم آساں کر لیں

طالبانِ کرمِ یار، بہ رنگینیٔ عشق،
دامنِ زہد پہ گلکاریٔ عصیاں کر لیں

دل میں جا دیجئے ترے درد کو اربابِ ہوس
اب بھی گر چاہیں تو گنجائشِ ایماں کر لیں

آپ اُنھیں شوق سے مہمان بلائیں حسرت
کچھ مگر نذرِ دل و دیں کا تو ساماں کر لیں

ردیف "و"

کس درجہ فریب سے ہے مملو
تجویز رفارم ماننٹیگو

مشہور زمانہ ہیں، مسلّم
دستور کے حسبِ ذیل پہلو

قانون پہ اختیارِ کامل
عمال پہ زور، زر پہ قابو

ان میں سے نہ ہو جب ایک کی بھی
گھاٹے رفارم میں کہیں بو

کاغذ کے سمجھیے پھول اُن کو
جن میں نہیں نام کو بھی خوشبو

مدراس کے ڈاکٹر کا یہ قول
کس درجہ ہے دلپذیر و نیکو

مقصود ہے صرف یہ کہ تا چند
ہم سب رہیں صرف این نگاپو

اسے ہندی سادہ دل خبردار
ہرگز نہ چلے یہ تجھ پر جادو

کیا پائے گا خاک پھر جب آئے
اس وقت بھی کچھ نہ لے سکا تو

[illegible]

ردیف "ی"

حسرت کشان درد ہیں لب تشنگان عاشقی
سیراب غم کر دے کہیں پیر مغان عاشقی

مطلوب آہ سرد ہیں محبوب رنگ زرد ہیں
معشوق اہل درد ہیں ہم عاشقان عاشقی

ہیں ناقص انجام ہم کیوں دیں نہیں الزام ہم
جب تک ہیں ناکام ہم ہیں کامران عاشقی

پہلو عیاں ہیں پیار کے تسکین جان زار کے
آنسو ہیں چشم یار کے روح روان عاشقی

راحت سے دل گھبرائے گا رہ رہ کے غم یاد آئے گا
کیونکر بھلایا جائے گا عیش زمان عاشقی

منظور دلداری رہا لطف نہان دلبراں
مقصود رسوائی رہی شان عیان عاشقی

وہ ہم کہاں وہ دل کہاں البتہ اتنا ہے کہ ہاں
باقی ہے اک سوز نہاں تک نشان عاشقی

[illegible]

سب راز حق افشا کیا حسرت یہ تو نے کیا کیا
ہم کو نہ کیوں سمجھا کیا نا قدردان عاشقی

برکتیں سب ہیں عیاں دولت روحانی کی
واہ کیا بات ہے اس چہرۂ نورانی کی

شوق دیکھے تجھے کس آنکھ سے اے مہر جمال
کچھ نہایت ہی نہیں تیری زرخشانی کی

مجھ سے وہ سگ بھی ہے افضل جسے عزت ہو نصیب
آستان حرم یار پہ دربانی کی

جب سنا یاد کیا کرتے ہو تم بھی تو مجھے
کیا کہوں حد نہ رہی کچھ مری حیرانی کی

سعیٔ احباب کو ناحق ہے رہائی کا خیال
اور رہی کچھ ہے تمنا ترے زندانی کی

وہ تبسم بھی قیامت ہے ترا بعد جفا
تو نے دی ہو جسے خدمت نمک افشانی کی

مشکلوں سے جو مقابل ہوئی ہمت میری
قدر باقی نہ رہی عیش تن آسانی کی

[illegible]

رہ گیا جل کے تری بزم میں پروانہ جو رات
کھنچ گئی شکل مری سوختہ سامانی کی

رشک شاہی ہو نہ کیوں اپنی فقیری حسرت
کب سے کرتے ہیں غلامی سید جیلانی کی

عشق بتاں کو جی کا جنجال کر لیا ہے
آخر یہ میں نے اپنا کیا حال کر لیا ہے

سنجیدہ بن کے بیٹھو اب کیوں نہ تم کہ پہلے
اچھی طرح سے مجھ کو پامال کر لیا ہے

نادم ہوں جان دے کر آنکھوں کو تو نے ظالم
رو رو کے بعد میرے کیوں لال کر لیا ہے

تعزیر دل میں اتنی شدت نہ کر جب اس نے
خود جرم عاشقی کا اقبال کر لیا ہے

کیا کیا ہے شوق نازاں حسرت کہیں جو خوشبو
ان کی جبین تر سے رومال کر لیا ہے

عقل سے حاصل ہوئی کیا کیا پشیمانی مجھے
عشق جب دینے لگا تعلیم نادانی مجھے

رنج دیگی باغ رضواں کی تن آسانی مجھے
یاد آئے گا ترا لطف ستم رانی مجھے

میری جانب سے ہے مخاطب خاص کر وہ چشم ناز
اب تو کرنی ہی پڑیگی دل کی قربانی مجھے

دیکھ لے اب بھی کہیں آ کر جو وہ غفلت شعار
کس قدر ہو جائے مرجانے میں آسانی مجھے

بے نقاب آنے کو ہیں مقتل میں وہ بیشک مگر
دیکھنے کا ہے کو دیگی میری حیرانی مجھے

عیش کی یارب مبارک ہو فراوانی انھیں
درد کی لذت رہے البتہ ارزانی مجھے

سیکڑوں آزادیاں ہیں قید پر حسرت نثار
جس کے باعث کہتے ہیں سب ان کا زندانی مجھے

اور بھی ہو گئے بیگانہ وہ غفلت کر کے
آزمایا جو انھیں ضبط محبت کر کے

دل نے چھوڑا ہے نہ چھوڑے ترے ملنے کا خیال
بارہا دیکھ لیا ہم نے ملامت کر کے

دیکھنے آئے تھے وہ اپنی محبت کا اثر
کہنے کو یہ ہے کہ آئے ہیں عیادت کر کے

پستی حوصلۂ شوق کی اب ہے یہ صلاح
بیٹھ رہیئے غم ہجراں پہ قناعت کر کے

دل نے پایا ہے محبت کا یہ عالی رتبہ
آپ کے درد دل زار کی خدمت کر کے

روح نے پائی ہے تکلیفِ جدائی سے نجات
آپ کی یاد کو سرمایۂ راحت کر کے

چھیڑ سے اب وہ یہ کہتے ہیں کہ سنبھلو حسرت
صبر و تابِ دلِ بیمار کو غارت کر کے

[illegible] جنوری [illegible]

گھبرا کے تغافل سے تمنا ہے ستم کی
کس کس کو ملے زخم ترے تیرِ نظر کا
لاریب ترے شوق کا انجام فنا ہے
مخمورِ طرب ہے رہِ الفت میں تمنا
باطن میں وہ راضی ہیں مگر خط میں بظاہر
ہم پر جو کرم ہے تو عدو پر بھی نوازش

حالت کوئی دیکھے ترے مجبورِ الم کی
کیا کیا ہوسیں تجھ سے ہیں مرغانِ حرم کی
پیوستہ اسی راہ سے ہے راہ عدم کی
لوٹی ہیں بہاریں جو ترے نقشِ قدم کی
اب جو خفگی ہے وہ لڑائی ہے قلم کی
کیا خاک رہے قدر ترے قول و قسم کی

بے وجہ نہیں عشق میں خاموشی حسرت
منظورِ حفاظت ہے کسی رازِ اہم کی

[illegible] جنوری ۱۹۱۹ء [illegible]

مقرر کچھ نہ کچھ اس میں رقیبوں کی بھی سازش ہے
بے مشقِ تغافل آپ نے مخصوص ٹھہرایا
مٹا دے خود ہمیں گر شکوۂ غم مٹ نہیں سکتا
کہاں ممکن کسی کو باریابی انکی محفل میں
نہاں ہے دلپذیری جس کے ہر لفظِ شیریں میں
کیا تھا ایک دن دل نے جو دعوائے شکیبائی

وہ بے پروا الٰہی مجھ پہ کیوں گرمِ نوازش ہے
ہمیں یہ بات بھی منجملۂ اسبابِ نازش ہے
جفائے یار سے یہ آخری اپنی گزارش ہے
نہ اطمینانِ کوشش ہے نہ امیدِ سفارش ہے
یہ کس جانِ وفا کے ہاتھ کی رنگیں نگارش ہے
سو اب تک اُن کے نازِ دلبری کو ہم سے کاوش ہے

ہجومِ یاس نے بیدل کیا ایسا کہ حسرت کو
ترے آنے کی اب امید باقی ہے نہ خواہش ہے

[illegible]

وہ جب یہ کہتے ہیں تجھ سے خطا ضرور ہوئی
نظر کو تابِ تماشائے حسنِ یار کہاں

میں بے قصور بھی کہہ دوں کہ ہاں ضرور ہوئی
یہ اس غریب کو تنبیہ بے قصور ہوئی

طفیلِ عشق ہے حسرت یہ سب مرے نزدیک
ترے کمال کی شہرت جو دور دور ہوئی

دل جو اُن نرگسِ مخمور کا دیوانا ہے
سب بے خبر کا ہے کہ ہشیار ہے فرزانا ہے

جز غمِ دوست کسی سے نہیں ہمکو سروکار
فارغ البال جو دنیا سے گزر جانا ہے

ایک ہی سطحِ شرف پر ہیں یہاں شاہ و گدا
حضرتِ عشق کا دربار فقیرانا ہے

عیشِ دنیا نہ کرے اہلِ محبت کی تلاش
اُن کو اک شوخ جفاکار پہ مرجانا ہے

[illegible]

رونقِ محفلِ ساقی تھی ہمیں تک حسرت
اب نہ شیشہ ہے نہ ساغر ہے نہ پیمانا ہے

جو سمجھ میں نہیں آتی ترے دیوانوں کی
دامنوں کی نہ خبر ہے نہ گریبانوں کی

جلوۂ ساغر و مینا ہے جو ہمرنگِ بہار
رونقیں طرفہ ترقی پہ ہیں میخانوں کی

ہر طرف بیخودی و بے خبری کی ہے نمود
قابلِ دید ہے دنیا ترے حیرانوں کی

سہل اس سے تو یہی ہے کہ سنبھالیں دل کو
منتیں کون کرے آپکے دربانوں کی

آنکھ والے تری صورت پہ مٹے جاتے ہیں
شمعِ محفل کی طرف بھیڑ ہے پروانوں کی

اے جفاکار ترے عہد سے پہلے تو نہ تھی
کثرت اس درجہ محبت کے پشیمانوں کی

رازِ غم سے ہمیں آگاہ کیا خوب کیا
کچھ نہایت ہی اپ کے احسانوں کی

دشمنِ اہلِ مروت ہے وہ بیگانۂ انس
شکل پریوں کی ہے پر خو بھی نہیں انسانوں کی

ہمرہِ غیر مبارک انھیں گلگشتِ چمن
سیر ہم کو بھی میسر ہے بیابانوں کی

اک بگھیڑا ہے نظر میں سر و سامانِ وجود
اب یہ حالت ہے ترے سوختہ سامانوں کی

فیضِ ساقی کی عجب دھوم ہے میخانوں میں
ہر طرف مے کی طلب ہانگ ہے پیمانوں کی

عاشقوں ہی کا جگر ہے کہ ہیں خرسند جفا
کافروں کی ہے یہ ہمت نہ مسلمانوں کی

[illegible]

یاد پھر تازہ ہوئی حال سے تیرے حسرت
قیس و فرہاد کے گزرے ہوئے افسانوں کی

[illegible]

مہیائے ترکِ تمنا نہیں ہے / دلِ زار ابھی اُن کو سمجھا نہیں ہے

قصورِ نظر ہے جو دیکھے نہ کوئی / کہاں ورنہ تو جلوہ آرا نہیں ہے

لیا تھا جو دل اب تو خود پھیرتے ہیں / ہماری طرف سے تقاضا نہیں ہے

دلِ محوِ حیرت نے اب تک نہ جانا / کہ کیا ہے تری آرزو کیا نہیں ہے

ترا مجھ پہ یوں خود بخود لطف کرنا / عجب ماجرا ہے جو دھوکا نہیں ہے

بصر کو کہاں تابِ دیدار حسرت
تجلی ہے اُنکی تماشا نہیں ہے

[illegible]

شبِ وصلِ صنم ہے وقتِ عیشِ کامرانی ہے / ہجومِ آرزو و وجد و خور شادمانی ہے

تمنا کو ہزاروں ناز ہیں اپنے مقدر پہ / کہ آج اُسکے تغافل میں بھی شانِ مہربانی ہے

حیا کا بھی وہی مقصود تھا اب ہے جو شوخی کا / وہ رنگِ دلربائی تھا یہ شانِ لن ترانی ہے

یہ عالم ہے غمِ فرقت سے اُنکے ناتوانوں کا / کہ آہوں میں رسائی ہے نہ شکوؤں میں روانی ہے

الٰہی خیر کیا باعث ہے اُن کی سرگرانی کا / کہ مدت سے کوئی خط ہے نہ پیغامِ زبانی ہے

اُسے کیا پاس ہو ہم بیکسوں ہم بے زبانوں کا / وہ بے پروا ہے وہ مستِ غرورِ نوجوانی ہے

وہ ناحق بدگماں ہیں اُن کو حسرت کیوں تامل ہے
کہ عرضِ آرزو کا یہ زبانِ بے زبانی ہے

[illegible]

حالِ مجبوریِ دل کی نگراں ٹھہری ہے / دیکھنا وہ نگہِ ناز کہاں ٹھہری ہے

ہجرِ ساقی میں یہ حالت ہے کہ اب جائے سرور / بوئے مے وجہِ غمِ بادہ کشاں ٹھہری ہے

کیوں نہ معمورِ غمِ عشق ہو دنیائے خیال / شکلِ یار آفتِ ہر پیر و جواں ٹھہری ہے

جس طبیعت پہ ہمیں نازِ حق آگاہی تھا / اب وہی شیفتۂ حسنِ بتاں ٹھہری ہے

یا رب بے نام و نشاں تھا نہ کسی نسبت سے / لذتِ عشق بھی بے نام و نشاں ٹھہری ہے

فصلِ گل دھوم سے آئی ہے پئے رشکِ بہار / اک ترے پاس نہ ہونے سے خزاں ٹھہری ہے

خبر گیری کی نہ پہونچی ترے در تک ورنہ
بخششِ یار جو مخصوص تھی مجھ سے اسے دے

آہ نے آگ لگا دی ہے جہاں ٹھہری ہے
اب وہی مایۂ نازِ دگراں ٹھہری ہے

دشمنِ شوق سکے اور تجھے سو بار سکے
اس میں ٹھہرے گی نہ حسرت کی بات ٹھہری ہے

کتب مصنفہ و مولفہ مولانا حسرت موہانی بی اے ایڈیٹر ا

دیوان حسرت — مکمل مشتمل دیوان حسرت موہانی حصہ اول دوم سوم اسی ادمیں چھپکر تیار ہوا ہے اور پہلے چار مرتبہ اردو
اور اخباروں میں شائع ہوکر عام طور پر مشہور و مقبول ہو چکا ہے قیمت

دیوان غالب مع شرح حسرت موہانی — دیوان غالب کی یہ مشہور اور قابل
حال ہی میں چھپکر تیار ہوا ہے مع مقدمہ
قیمت فی جلد

کلام غالب

حالات حسرت یعنی سوانح عمری مولانا حسرت موہانی مع تصویر حسرت بقلم مولانا ... قیمت فی جلد

انتخاب دیوان حسرت یعنی حسرت موہانی کے دواوین حصہ اول دوم سوم چہارم کا مکمل انتخاب ہر اردو
مع تراجم انگریزی غزل — غزل کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ بھی دیکھئے مترجم ...
سابق ایڈیٹر انڈپنڈنٹ مطبوعہ ٹائپ حصہ اول قیمت

انتخاب دواوین — حصہ پنجم یعنی مجموعہ انتخاب دیوان ولی دکنی شاہ مبارک آبرو ـ قاضی محمد صادق خاں
اختر میر انشاء اللہ خاں انشاء ـ مرزا قادر بخش صابر دہلوی خواجہ محمد ... علیہ الرحمۃ
میر ممنون سونی پتی ـ ملک الشعرا امیر ذکی مراد آبادی ـ واجد علی شاہ اختر شاہ اودھ
مولوی سید علی حیدر نظم طباطبائی ـ شاگرد میر مہدی مجروح صاحب غالب ـ مولوی سید ...
عظیم آبادی ـ نواب بنے صاحب مشتاق لکھنوی ـ طاہر فرخ آبادی ـ مولوی
سید علی محمد شاد عظیم آبادی ـ مرتبہ حسرت موہانی قیمت فی جلد

خطبۂ صدارت — آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ احمد آباد ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء از مولانا حسرت موہانی
جس پر ۱۳ اپریل کو دفعہ ۱۲۴ الف و ۱۲۱ کے ماتحت گرفتار کرکے مقدمہ چلایا گیا
اور ۲ سال قید سخت کی سزا دی گئی ـ قیمت فی جلد

انتخاب دیوان حسرت موہانی — ایضاً

انتخاب دیوان حکیم عبدالہادی خاں وقار رامپوری ۵ر	دیوان گستاخ گستاخ رامپوری کرامت اللہ خاں صاحب مرحوم ۲
مثنوی مشہور میر تبخشر موہانی ۵ر	دیوان مصحفی ۔ مرتبہ حسرت موہانی [illegible]
شاگرد نسیم دہلوی " " ۵ر	" شیفتہ ۔ تذکرۂ شیفتہ "
" جرأت " " ۵ر	" قایم چاندپوری "

مجموعہ یعنی مثنوی سراپا سوز اختر اشرار محبت نواب محبت خاں و مثنوی محبت شمس شمس لکھنوی مع حالات اختر محبت و شمس از حسرت موہانی۔ ۲

مولود مصطفوی از مولوی سید آل حسن صاحب مرحوم موہانی ۲ر	رسالہ اصلاح مع الصنائع شوق نیموی ا
شہادت سید الشہدا " ۲ر	مسدس جنگی کربلا مع تصویر مصنف عبدالحمید حمید میرٹھی [illegible]
رسالہ وحدت وجود " ار	گلستان ادب یعنی اردو زبان کے مشہور و معروف اہل قلم انشا پردازوں کے بہترین نثر و نظم کلام کا دلچسپ مجموعہ قیمت [illegible]
رسالہ تصحیح العبادات مع حالات مصنف " ۱	
انوار العیون فی اسرار المکنون یعنی ملفوظات و حالات مخدوم احمد عبدالحق ردولوی "	

نوٹ ۔ تاجروں کے ساتھ خاص رعایت یعنی ۳۳ فی صدی کمیشن علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

بیگم حسرت موہانی حسرت روڈ ۔ کانپور